نقیب ختم نبوۃ ملتان

اپریل: ۱۹۸۸ء

سلسلۂ اشاعت (۳)

رفقاءِ فکر

سید عطاء المحسن بخاری
سید عطاء المؤمن بخاری
سید عطاء المہیمن بخاری
سید محمد کفیل بخاری
سید عبدالکبیر بخاری
سید محمد معاویہ بخاری
سید محمد ذوالکفل بخاری
سید محمد ارشد بخاری
سید خالد مسعود گیلانی

عبداللطیف خالد ○ اختر جنجوا
عمر فاروق معاویہ ○ محمود شاھد
قمر الحق قمر ○ بدر منیر احرار

رابطہ: مدرسہ معمورہ
دارِ بنی ھاشم، مہربان کالونی ملتان

قیمت: -/۳ روپے ○ سالانہ -/۳۵ روپے

دِل کی بات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احرار ساتھیو! نشاۃِ ثانیہ کے بانیو! وفادارو حق کے پرستارو! تمہاری کیا ہی بات ہے۔ محمد کے شیدائیو! شمع ختم نبوت کے پروانو! تحریک ختم نبوت کے دیوانو! سرمستو! تمہاری نرالی شان ہے تمہیں بہت سے مذہبی بہروپیوں نے ورغلایا کہ اس دور میں احرار کی کوئی ضرورت نہیں، شاہ جی احرار ختم کر گئے تھے اور شاہ جی چند وعظ فروشوں کو منڈی کا بھاؤ چکانے کے لئے چھوڑ گئے ہیں اور بس اور تم کہاں بھٹکتے رہو گے مارے مارے پھروگے تمہیں کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا۔ کچھ تقدس مآب تم سے روٹھ گئے تو اللہ بھی روٹھ جائے گا کیوں کہ ان کے اللہ سے بڑے اندرونی و خصوصی مراسم ہیں باطنی گٹھ جوڑ ہے، کچھ رندوں نے انہیں کی زبان، غزل کے لہجہ میں اور عشوہ و غمزہ و ادا میں تم سے سرگوشیاں کیں۔

؎ انیس دم کا بھروسہ نہیں ٹھہر جاؤ
چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے

مگر تم ایسے کوہِ استقامت و عزیمت نکلے کہ تمہارے پائے استقلال میں لرزش نہ آئی اور تمہارے فکرِ مستقیم سے لغزش نہ ہوئی واہ واہ صد ہزار آفرین تمہاری وفاؤں کے تم نے ان مذہبی بہروپیوں خود ساختہ تقدس مآبوں، مذہبی طبقہ واریت کے نوابوں، ٹوڈیوں اور ڈیرے داروں اور ان کے ڈھٹکروں مذہبی کمیشن ایجنٹوں کو ایک ہی جواب دیا۔ ؎

یہ تو نے کیا کہا واعظ نہ جانا کوئے جاناں میں
ہمیں تو رہرووں کی ٹھوکریں کھانا مگر جانا

اور میں کہتا ہوں جو احرار کا وفادار نہیں وہ ہمارا کچھ نہیں لگتا وہ کوئی بھی ہو اور کہیں بھی ہو۔ ہمارے نزدیک وہ ایمان کا کاغذی پیراہن ہے وفا کے روپ میں بے وفائی کا بھن ہے۔ احرارِ جگر دار میں تمہیں سلام کہتا ہوں تمہاری وفاؤں کو سلام کرتا ہوں اور تمہاری اداؤں سے پیار کرتا ہوں۔

قسط ۲

سید عطاء المحسن بخاری

مرزائیت کا ماضی و حال

یہ تو تھے غلام قادیانی اور اس کے خاندانی اعترافات لیجیئے اب غلام احمد قادیانی کی ایک خفیہ سرکاری سہم کا کچا چٹھہ ملاحظہ فرمائیں۔

غلام احمد قادیانی سیاسی جاسوس تھا:

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے اندر رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز کیا گیا ہے تاکہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریب پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیتا ہے وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور ہم امید رکھتے ہیں۔

ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ملکی رازکی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے"۔ ؎

ہندوستان پر فرنگی سامراج کے غاصبانہ تسلط کے بعد غلام احمد قادیانی برٹش انڈیا میں برطانوی سامراج کا سیاسی گماشتہ تھا۔ وہ جہاں دین میں نقب زنی میں ماہر تھا وہاں مرزا صاحب سیاسی طور پر بھی اپنا ایک رول ادا کرتے ہیں جو مندرجہ بالا عبارت سے آشکارا ہے کہ مرزا جی ان مسلمان مجاہدین کی جاسوسی بھی کیا کرتے تھے جو برطانوی سامراج کے خلاف جہاد میں مصروف تھے۔ غلام احمد قادیانی نے اس عبارت میں ان مجاہدین اسلام کو نافہم، باغی، ناحق شناس، باغیانہ سرشت والے، شریر لوگ، مفسدہ پرداز، نادان اور جاہل تک کہا۔ مسلمان جہاد میں مصروف تھے اور غلام احمد انہیں گالیاں دینے میں مصروف اور جاسوسی کا " فرض " ادا کرتا رہا۔ مرزائی اور لبرل لوگ آنکھیں کھول کر مرزا کی عبارت پڑھیں اور دیکھیں کہ ان مجاہدین کی فہرستیں تیار کرکے مرزا حکومت برطانیہ کو مہیا کرتا رہا اور وہ جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں اپنی جوانیوں کی بہار کو خزاں آشنا کرتے رہے اور غلام احمد قادیانی یوں "اجرِ رسالت" حاصل کرتا رہا اور اقتدارِ فرنگ کی داد دیتا رہا۔ غلام احمد قادیانی اس قدر عیار و دجال ہے جس کا وزن کرنا بہت مشکل امر ہے ایک ماہر رہزن ہے۔

؏ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اپنی تمام برائیوں، بدکاریوں اور حرام خواریوں کو بڑی چابک دستی سے "حسنِ عمل" کا لبادہ پہناتا ہے اور اپنے دام مکر و فریب کے گرفتار رشدگان کو حواس باختہ کرکے قائل کرتا ہے کہ مرزا کے تمام اعمالِ بد اعمالِ حسنہ ہیں۔ پہلے مرزا خود اپنی قباحتوں کا معترف ہوتا ہے پھر برٹش امپیریلزم کے سرکاری حوالوں سے اپنے برٹش ایجنٹ ہونے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

؎ : درخواست از مرزا غلام احمد قادیانی تبلیغِ رسالت جلد ۵ صـ۱۱ یکم جنوری ۱۸۹۶ء

اُلّم غلّم اُول جلُول — اسرائیل کی سیوا شیوہ
مرزائیل کا عرض و طول — ظاہر بیگن ایپریل فول
شاعرِ احرار قمر الحسینی

میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ اور جب تموں کے گذر پر مفسدوں کا

نقل مراسلہ

(ولسن صاحب)

نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان حفظہٗ

عریضہ شما مشعر بر یاد دہانی خدمات و حقوق خود و خاندانی خود بملاحظہ حضور اینجانب درآمد ما خوب میدانیم کہ بلا شک شما و خاندان شما از ابتدائے دخل و حکومت سرکار انگریزی جان نثار و فا کیش ثابت قدم ماندہ اید۔ و حقوق شما در اصل قابل قدر اند۔ بہر ہیچ تسلی و تشفی دارید۔ سرکار انگریزی حقوق و خدمات خاندان شما را ہرگز فراموش نخواہد کرد۔ بموقعہ مناسب بر حقوق و خدمات شما غور و توجہ کردہ خواہد شد۔ باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ و جان نثار سرکار انگریزی بمانند کہ دریں امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصور است۔ فقط

المرقوم ۱۱ جون ۱۸۴۹ء بمقام لاہور

انارکلی

Translatⁿ of Certificate of J. M. Wilson.

To,

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Qadian

I have persued your application reminding me of your and your family's past services and rights I am well aware that since the introduction of the British Govt. you and your family have certainly reminad devoted faithful and steady subjects & that your rights are really worthy of regard. In every respect you may rest assured and satisfied that the British Govt. will never forget your family's right and services which will recieve due consideration when a favourable opportunity offer itself.